دہلی اردو اخبار

نمبر 210

جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

28 رفروری 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

اشتہار

واضح ہو کہ ایک ہندی پترا یعنی تقویم اس چھاپہ خانہ میں چھاپا جاوے گا واسطے اس نئے سال یعنی سمت 1898 بکرماجیت کے کہ ساتھ نام پرمادی کے موسوم ہے مطابق 1841 کے مع امتداد ایامِ حرکات سبعہ [7] سیارہ اور کسوف آفتاب اور خسوفِ ماہ اور ہندو اور انگریزوں اور مسلمانوں کے ایام تعطیل کے بیان اور ہندی اور مسلمانی تاریخیں مطابق ہوتے ہوئے تاریخوں انگریزی سے اور ہر ایک موسم کی خاصیتِ آب و ہوا اور پیداوار اور میوہ جات اور ترکاریوں کا حال بیچ اضلاع دہلی کے اس سال میں تقویم مذکور اُوپر ہندوستانی تختہ کاغذ کے چھاپا جاوے گا بیچ چھاپہ خانہ دہلی اردو اخبار کے قیمت فی کاپی ایک روپیہ واسطے سبسکرائبروں کے یعنی جو کہ پہلے سے درخواست کریں اور ایک روپیہ آٹھ آنہ اُس کو جو سبسکرائبر نہیں ہے جس کو منظور ہو لکھے۔

اشتہار جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ

لفٹنٹ گورنر بہادر کا حکم ہے کہ جس وقت یہ اشتہار گیزٹ میں منتشر ہوگا تو ہر ایک ضلع کے صاحبانِ کمیٹی تفصیل ذیل کے بموجب اپنے تیئں آمادہ کریں گے ... از روئے قانون چھٹی 1819 کے جو محصول معبر پر لکھتا ہے اور قانونِ مذکور کی دفعہ ساتویں کے ضمن دوسری کے بہ موجب اُس کا زرِ فاضل مسافروں کی آسائش اور سلسلہ تجارت کی ترقی کے واسطے صرف کرنے کا حکم ہے سو اُس کے انتظام کے لیے صاحبانِ کمیٹی ہر ایک ضلع میں مقرر ہوں گے۔ کمیٹی مذکورہ میں صاحب مجسٹریٹ اور جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر اور صاحبِ مہتمم عمارت اور سِول سرجن اور صاحبانِ انگریز جن کو کمیٹی مذکورہ کے صاحب اپنے ساتھ شریک کرنا چاہیں ارباب کمیٹی ہوں گے مگر ان کے شریک کرنے میں قسمت کے صاحب کمشنر کی رضامندی چاہیے اور جب مقرر ہو چکے تو صرف گورنمنٹ انہیں معزول کر سکے گی اور کمیٹی کے کاروبار کے انجام کے واسطے تین کا حاضر ہونا کافی ہوگا.... ہر ایک قسمت کا صاحب کمشنر اپنی قسمت کی کمیٹیوں میں شریک ہوگا اور ہر اجلاس میں بشرطیکہ صاحبِ موصوف موجود ہوگا اور اگر کسی

مقدمہ میں صاحبانِ کمیٹی کی رائے متفق ہو تو صاحب کمشنر موصوف کی رائے غالب ہونے کی قابلیت رکھے گی.....
تمام ممالک مغربی چار حصوں میں جس کو یونین کہتے ہیں تقسیم کیا گیا جنہیں ہر ایک حصہ میں تجارت کی بہت سی آمدنی متصور ہے جس کا سلسلہ پورب سے پچھم تک جاری رہتا ہے پس انہیں حصوں میں محاصل معبر جو فاضل رہے گا سو جمع ہو کر ہر اضلاع میں جو ان سے متعلق ہیں تقسیم کیا جاوے گا۔

[ص 1 کالم 2].....پہلی یونین میں اضلاع بجنور، مراد آباد، سہارنپور، مظفر نگر اور علاقہ دہلی مشتمل ہے۔ دوسری یونین میں اضلاع بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، بدایوں، فرخ آباد، مین پوری، علی گڑھ، بلند شہر، متھرا اور آگرہ ہے.......تیسری یونین میں اضلاع اٹاوہ، کانپور، فتح پور، الہ آباد، جمیر پور اور باندہ متضمن ہے.....چوتھی یونین میں اضلاع گورکھ پور، اعظم گڑھ، جونپور، مرزا پور، بنارس اور غازی پور ملحق ہے۔ سررشتہ سرکاری کے سالِ آخیر صاحبِ اکاؤنٹنٹ دریافت کرے گا کہ محاصل معبر کا فاضل سال مذکور کی بابت ہر ایک یونین میں کتنا جمع ہے اور صاحب موصوف ہر ایک ضلع میں جو یونین مذکور سے متعلق ہیں مساوی تقسیم کرے گا لیکن گورنمنٹ اپنی نسبت اختیار رکھتی ہے کہ اگر آئندہ کسی نوع سے اُس کی تجویز میں مناسب معلوم ہو تو مساوی تقسیم کو مختلف کر دے لہٰذا اس مراد پر تصور کرنا چاہیے کہ دہلی کے علاقہ میں چار ضلع متعلق ہیں کیونکہ روہتک، پانی پت اور ہریانہ بھٹی کے ملک سے مشتمل ہے۔ صاحبِ اکاؤنٹنٹ اس سال کا حساب جو 30 ماہ اپریل 1840 تک آخر ہوتا ہے فوراً کرے گا اور پیشتر کے سالوں کا فاضل بھی جو حاصل ہوگا اس میں محسوب ہوگا اور صاحب مذکور اُس کے نتیجہ کی اطلاع ہر ایک صاحب مجسٹریٹ کو دے گا۔ ہر ایک کمیٹی ایک کتاب بنا رکھے گی کہ جو کچھ اُس کے اجلاس میں احکام اور معاملات روبکار ہوویں اس میں ترقیم کرے اور ہر ایک اجلاس میں جو روبکاریاں تحریر ہوں گی اُس پر ہر ایک صاحب جو موجود ہوا پنا اپنا العبد کرے گا اور اگر کوئی اور صاحب کمیٹی مذکورہ کے شریک ہو تو اس کے تقرر کا احوال بھی کتاب مرقومہ میں مندرج ہوگا اور احیاناً اگر کوئی شخص اس کتاب کو ملاحظہ کرنا چاہے تو مطالعہ کے واسطے ہر دم موجود رہے گی۔ اگر کسی صاحب کی رائے کمیٹی کی کثرت رائے کے برخلاف ہو تو اس کو اختیار ہے کہ بذریعہ صاحب کمشنر کے اس امر میں گورنمنٹ سے رجوع کرے صاحب کمشنر کو اختیار ہوگا کہ بہ حسب درخواست کمیٹی کے مصارف ماہواری سررشتہ کے لیے ڈیڑھ سو روپیہ اور امورات کی ترتیب کے تخمینوں پر بھی جن میں کسی ایک امر کا تخمینہ پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو صحیح کر دے اور جو امورات مذکور میں سے کوئی امر سنگین ضروری ہے تو مناسب ہے کہ اس کی رپورٹ گورنمنٹ کی استجازت کے لیے ارسال کرے.....خرچ اخراجات صاحب مجسٹریٹ کی کتاب الحساب میں بدستور تحریر ہوگا اور احکام سابقہ کے بہ موجب جو ان مقدمات سے متعلق ہیں صحیح ہوگا اور جن چٹھیات پر کمیٹی کے تین صاحبوں کی العبد اور صاحب کمشنر کی اجازت ہوگی تو صاحب مجسٹریٹ اُس کا روپیہ ادا کرے گا.....کمیٹی موصوفہ جو احکام مذکورہ

کے بہ موجب مقرر ہے سو بدون اُن تعینات کے جو خرچ اخراجات کی بابت دفعہ آٹھویں میں مندرج ہیں اس کے دن <u>بر نسپ روڈ فنڈ</u>* کی منظم رہے گی۔

[ص 2 کالم 1]

انگلستان

از روئے اخبار اور خطوط انگلستان مورخہ 21 رتاریخ ماہ حال کے دریافت ہوتا ہے کہ ایک صاحب مارٹن نامی پارلیمنٹ میں پیش کیا چاہتے ہیں کہ ایک حکم سرکار کمپنی کے نام نافذ ہو کہ اگر ان کی دانست میں مناسب اور ممکن الوقوع ہو تو مالکانِ زمین اور رعایائے ہندوستان کے ہاتھ تمام زمین فروخت کر ڈالیں اور آراضیِ غیر مزروعہ بھی جو کہ مالگذاری میں ہے بطریق استمرار کے بیع ہو جیسا کہ اور انگریزی ملکوں میں دستور ہے.... سو کچھ شک نہیں کہ اس صورت میں دونوں سرکار اور رعایا کا نفع اور بہبودی ہندوستان کی متصور ہے کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ یہ آراضی فروخت کی جاوے گی ایسی قیمت پر جس کا کہ سود برابر محاصل اراضی کے ہوگا اور اس سے تمام تکلیف تحصیلِ زر اور اندیشہ نقصانِ محاصل سرکار کا ایام خشک سالی میں رفع ہو جائے گا اور اس میں ایک بڑا فائدہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ جب زمین رعایا کے ہاتھ فروخت کی گئی تو وہ ہمیشہ استقلال حکومت گورنمنٹ کی دل سے چاہیں گے اور امداد و اعانت کو مستعد رہیں گے کیونکہ درصورت ان کے یہاں سے جانے کے اُن کا سراسر نقصان متصور ہے چونکہ حاکم نو محاصل زمین میں دعویِٰ شراکت کرے گا اور یہ زیاں اوٹھانا انہیں کسی طرح سے گوارا نہیں ہو سکتا تو وہ دوسرے حاکم کی عملداری کبھی نہ چاہیں گے اور فائدہ رعایا کا یہ ہے کہ جب اراضی اُن کے ہاتھ فروخت ہوگی تو وہ بے اندیشہ روپیہ جس قدر کہ ہو سکے گا اُس پر صرف کریں گے اور تردد میں بہ جان و دل ساعی ہوں گے کیونکہ پھر جو اضافہ محاصل ہوگا وہی مالک ہوں گے اور سرکار کچھ حق اُس میں سے نہ چاہے گی اور نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ چند مدّت میں محاصل اراضی کا چند در چند زیادہ ہوگا اور جو اراضی غیر مزروعہ افتادہ ہوگی سب تردد میں آجاوے گی اور صورت ملک کی کچھ سے کچھ ہو جاوے گی اور رعایا حکومتِ صاحبانِ تحصیل اور ان کے توابعین سے چھٹ جاوے گی اور جیسے اب جزدی جزدی امروں پر کھینچے کھینچے پھرتے اور کہیں اُن پر دستکات جاری ہوتی ہیں اور کہیں کچھ ہوتا ہے کہیں کلکٹر لوگ جرمانہ کرتے ہیں آئندہ کو یہ کچھ نہ ہوگا اور بہ عیش و آرام مرفہ الحال اور فارغ البال رہیں گے اور ہم مناسب جانتے ہیں کہ رعایا یہاں کی نظر اوپر گوناگوں فوائد اس کے کہ اس امر کے اجرا میں بہت کوشش کریں یعنی خود درخواست اس امر کی کریں کہ ان نفعوں کو پہنچیں۔ فقط

رجمنٹ دوئم سواران

دوئم نومبر سنہ گذشتہ کو پروان ڈیرہ میں بیچ کوہستان کابل کے دو رسالہ دوسری رجمنٹ ہندوستانی سواروں کے

---

* خط کشیدہ الفاظ متن میں واضح نہیں ہے۔ (مرتب)

وقتِ مقابلہ دوست محمد خان [ص 2 کالم 2] کے لڑائی سے بھاگ گئے تھے چونکہ یہ امر بہت ممنوع اور کمال معیوب تھا سوا اپنے پاداش کردار کو پہنچائے گئے اس فضیحت سے کہ خدا کسی کو یہ ندامت نہ دکھلائے۔ دونوں رسالوں کے لوگ ہتھیار، کپڑے اتار کے فوج کے سامنے نکال دیے گئے کہ کبھی کسی چھاؤنی میں گھسنے نہ پاویں اور کہیں سرکار کی عملداری میں نوکری نہ پاویں اور باقی لوگ رجمنٹ کے اور رجمنٹوں میں بھرتی کیے گئے یعنی اس رجمنٹ کا نام فہرست سرکاری میں سے کاٹ دیا گیا کہ کبھی نام اس رجمنٹ کا دفتر میں سرکار کے دکھلائی نہ دے اور کسی کی زبان پر نہ آئے کہ اُن دونوں رسالوں بھاگے ہوؤں کی یاد آئے گی اب اُس رجمنٹ کا بھی نام نہ رہے کہ جس کے دو رسالے بھاگے تھے۔ بہت افسوس ہے ہندوستانی لوگوں پر کہ ایسی لڑائی میں پشت دکھلائی اور افسر جو انگریزی تھے اُن میں وہ ان کے بھاگ جانے پر بھی میدان سے نہ سرکے۔ ایک جان سے مارا گیا دو زخمی ہوئے لیکن میدان سے نہ ہٹے اس میں شک نہیں انگریزی نژاد فوج کبھی ایسی ندامت کو نہیں گوارا کرتی۔

سندھ

اُس طرف کے خطوط سے واضح ہے کہ 22/تاریخ ماہِ گذشتہ کو صاحب پولیٹی کل ایجنٹ مقام منوٹی میں پہنچے جو مقام کہ طرف پولاجی کے کنارہ صحرا میں واقع ہے اور جنرل بروکس صاحب بھی مع کچھ سپاہیوں رجمنٹ چالیسویں اور کچھ سواروں اور توپخانہ وغیرہ کے ایک دو دن بعد جانے کو تھے۔ سنا جاتا ہے کہ نصیر خان مقامِ جہیری میں اپنے لشکر میں ہی مقید ہے اور باعث اُس کا یہ ہے کہ اُس کے وزیر نے بہ خوف اس بات کے کہ خانِ مذکور اہالیان گورنمنٹ سے نہ جا ملے اُسے قید کیا ہے۔ گل محمد نے قوم بروہی کو واسطے شامل ہونے کے سپاہِ خانِ مذکور میں حکم بھیجے تھے مگر انہوں نے متابعتِ حکم نہ کی اور قومِ مری بھی مقامِ لیہری میں کپتان برون صاحب سے درستیِ معاملہ کرتی ہے۔

دریافت ہوتا ہے کہ ارادہ ہے کہ ایک ڈاک تین سو پیادہ اور دو سو سوار کے مقامِ سنی میں بٹھائی جاوے گی واسطے محافظت درّہ گنداوا کے اور یہ بھی مشہور ہے کہ موسمِ گرما میں ڈاکیں شالی کچی کی اٹھادی جاویں گی اور ازروئے چٹھیات کے واضح ہے کہ سرالکزینڈر برنس صاحب رزیڈنٹِ کابل کے ہوئے تا انقضائے ایام غیر حاضری سرولیم مکناٹن صاحب بہادر کے اور میجر پاٹنجر صاحب بامیان کو جاویں گے بجائے ڈاکٹر لارڈ صاحب بہادر متوفی کے۔

سپاہِ دادر مثل سپاہ بغداد اور عدن کے عارضہ دُنبل میں مبتلا ہے اور اکثر انگریز بھی اسی عارضہ میں گرفتار ہیں۔

[ص 3 کالم 1] وہاں کے اخبار سے واضح ہوا کہ 15/تاریخ ماہِ حال کو امیر دوست محمد خان نے مع سپاہِ منصورہ انگریزی متعینہ کابل کے بعد طے مراحل داخل چھاؤنی لدھیانہ ہو کر خیمہ کیا اور صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

بہادر بھی ہمراہ خانِ موصوف کے وارد ہوئے۔صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ امیرِ موصوف محل سرائے حضرت شاہ شجاع الملک میں استقامت رکھیں گے اور محمد افضل خان خلفِ امیر موصوف حویلی حضرت شاہ زمان میں رہیں گے اور اور لواحق اور توابع حضرت کے مکانِ نواب عبدالغیاث خان خلف نواب عبدالجبار خان میں قیام کریں گے....

چند روز ہوئے کہ صاحب ایجنٹ بہادر لبِ دریا لدھیانہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر خیمہ زن ہیں اور سرکارِ لاہور کی طرف سے فقیر شاہدینِ انصاری خلف فقیر عزیزالدین انصاری ہمرکاب ایجنٹ موصوف کے ہیں۔اہالیان حرمِ محترم سلطانی موضع جیووال سے کوچ کر کے موضوع غوث پور میں گئے وہاں چند روز مقام کیا۔5 ر تاریخ ماہِ حال کو وہاں سے کوچ کر کے ایک اور گاؤں میں بیچ علاقہ سردار نہال سنگھ آلووالہ کے مقام کیا الغرض مردمانِ ہمراہی ایسے کوچ اور مقام سے بہت ناراض ہیں اور تکلیف پاتے ہیں اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رجمنٹ 48 اور سپاہِ ہمراہی خانِ موصوف کو مسٹر کلارک صاحب بہادر ایجنٹ لدھیانہ نے تاصدورِ حکم ثانی ٹھہرایا ہے اور اس سے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ صاحب موصوف کو ابھی اُس طرف کے جھگڑوں سے اندیشہ ہے مگر اخبار لدھیانہ سے اب امن وامان ظاہر ہے اور سردار متابعت کرتے جاتے ہیں۔ازروئے مضمون ایک اور خط کے واضح ہے کہ فقیر عزیزالدین واسطے ملاقات صاحبِ موصوف کے لدھیانہ میں گئے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انجامِ ملاقات پر کرنل ویلر صاحب کا اور اُن کی برگٹ کا کوچ اور مقام منحصر ہے۔

دوست محمد خان

ازروئے اخباروں کے واضح ہے کہ خانِ موصوف کی بود و باش کے واسطے بیگم سُمرو کی محل سراؤں میں سے ایک محل سرا تجویز کی گئی جاوے گی جو کہ چند میل کے فاصلہ پر میرٹھ سے واقع ہیں بہ باعث اس کے کہ وہاں کی آب وہوا موسم سرما میں بہت خوب ہوتی ہے لیکن موسمِ گرما میں سردار موصوف کو واسطے جانے کوہِ ہمالیہ کے اجازت ہوا کرے گی۔کہتے ہیں کہ سردارِ موصوف واسطے ملاقات گورنر جنرل بہادر کے بہت مشتاق ہیں۔

لفٹنٹ لودی صاحب

سنا جاتا ہے کہ صاحب موصوف جو کہ چند مدت قلعہ قلات میں مقید رہے تھے [ص 3 کالم 2] اور بعد ازاں قومِ بروہی کے ہاتھ سے مارے گئے انہوں نے حین حیات اپنے ایک جرنل یعنی ایک کتاب حالِ سفر اور تمام ولایت کابل وغیرہ کی لکھی تھی اور چونکہ وہ کتاب واسطے صاحبانِ عالیشان کے بہت مفید مطلب تھی اس لیے تلاش اُس کی بدرجۂ اُتم تھی سو اب سُنا جاتا ہے کہ وہ کتاب دستیاب ہوئی اور لفٹنٹ ہیمرسلی صاحب متعینہ درّہِ بلند کے پاس موجود ہے۔

ایران

از روئے مضمون چٹھی مقامِ مذکور مورخہ چوتھی تاریخ جنوری کی واضح ہوتا ہے کہ علی شاہ بیٹا پچھلے بادشاہِ ایران کا بہ ارادۂ تخت نشینی سامانِ جنگ آراستہ کرتا ہے اور تمام سردارانِ جنوبی اور مغربی ایران کے اور سردار چاب عربوں کا اور رعایائے کرمان شہزادۂ مذکور کے ممد و معاون ہیں اور یقین ہے کہ اُس کے ساتھ ہو جاویں گے اور علاوہ ان کے تمام عالم اور فاضل مجتہد ایران کے اُس کے شریک ہیں اگر شہزادۂ مذکور کچھ شجاعت اور جوانمردی سے بہرہ رکھتا ہوگا تو بے شک و شبہ اس ارادہ میں فتحیاب ہوگا لیکن علاوہ شجاعت ذاتی کے اس کی فتح مندی کے واسطے ایک بات اور بھی سدِ راہ ہے یعنی فوجِ روس بہ موجب عہد و پیمان صلح نامہ کے بیچ بچاؤ کرنا مناسب خیال کریں گے اور اُس وقت صاحبانِ ذیشانِ گورنمنٹ انگریزی کو بھی بہ مجبوری کوئی جانب اختیار کرنا پڑے گا الغرض تمام ملکِ ایران ان دنوں ایک حالتِ تزلزل میں ہے۔ انہیں چٹھیوں سے دریافت ہوا کہ صاحبِ رزیڈنٹ نے مقام آرزوم سے چٹھیاں پائی ہیں۔ اُن میں یہ مندرج تھا کہ شہنشاہ ملک روس نے خانِ خیوہ سے صلح کر لی۔

قلات

واضح ہو کہ بہ باعث کوشش مسٹر روس بل صاحب بہادر کے انتظام سندھ بہ خوبی ہوتا جاتا ہے قومِ مری وغیرہ مطیع ہو گئی ہیں کہتے ہیں کہ نصیر خان والی قلات نے بھی اپنے تئیں قلات میں سُپرد صاحب پولیٹی کل ایجنٹ کے کر دیا اور تمام ریاست اُس کی اُسے مرحمت ہوگئی اور تمام سردار مقام بیبی کنکام اور بروہی کے مطیع اور فرماں بردار ہوئے اور نصیر خان کی دادی یعنی والدہ محراب خان کو تعلقہ گنداوا دیا گیا.............

قوم سکھ

اٹھارویں 18 تاریخ ماہِ حال کو آگرہ میں خبر ہوئی کہ سکھوں نے واسطے دستگیر کرنے جنرل کورٹ صاحب کے جنرل ونتورا صاحب کے گھر پر مقام لاہور میں حملہ کیا۔

رجمنٹ بیسویں پیادگانِ ہندوستانی کی نصیر آباد میں پہنچے لیکن سپاہی [ص 4 کالم 1] رجمنٹ کے بہ باعث بیماری کے بہت تباہ حال ہیں چنانچہ قریب ساٹھ آدمیوں کے اسپتال میں بستر رنجوری پر پڑے ہیں۔

خلاصۂ اخبار مقامات مختلفہ

سنا جاتا ہے کہ چند آدمی قومِ غلزی کے جو کہ جنگِ غزنین میں سے گرفتار ہو کر قلعہ لدھیانہ میں محبوس ہوئے تھے بہ حفاظت و حراستِ سپاہ انگریزی مقامِ کرنال میں پہنچے کہتے ہیں کہ اسیرانِ مذکورین قلعہ ہانسی میں مقید رہیں

گے.....واضح ہوتا ہے کہ 7رتاریخ ماہِ حال کو سرویلوبی کوٹن صاحب مع اپنے فرزند اور ایک رسالہ کرنیل اسکز صاحب بہادر کے بخیریت یہاں پہنچے اور دوسرے دن ازراہِ دریائے ستلج طرف بمبئی کے روانہ ہوئے۔ازروئے مضمون ایک خط سیتاپور کے ظاہر ہے کہ اس طرف زراعت نے بہت نشوونما پایا تھا اور لوگوں کو توقع ایک اچھی فصل کی تھی لیکن کئی روز متواتر ایسی کہر پڑی کہ زراعت کو بہت ضرر ہوا۔کھیت جَو اور گیہوں کے تو پھر بھی بہتر حالت میں ہیں مگر چنے کو پالا مار گیا اور جو چنا کہ پیشتر سے بویا گیا تھا وہ بالکل ضائع ہوگیا....ایک نیا سکہ سونے پر اس طرح کا جاری ہوا ہے کہ ایک طرف اُس کے چہرہ بانوئے جہانستان ملکہ انگلستان کا اور دوسری طرف ایک درخت کھجور کا اور ایک شیر بنایا ہے اور گرد میں الفاظ ایسٹ انڈیا کمپنی کندہ ہیں۔

آفتابِ عالم تاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک پشتارہ سپاہیوں سرکاری کی پوشاک کا تخمیناً مالیت ستر 70 ہزار روپیہ کا قلعہ کلکتہ میں سے گُم ہوگیا۔صاحبِ کمان افسر قلعہ کو بہت تعجب ہے کہ کون ایسا شاطر بیباک تھا جس نے مالِ سرکاری میں اتنی جرأت کی کہتے ہیں کہ تلاش چور کی بدرجہ اتم ہے۔

جلسہ قصر گورنری کلکتہ

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ دوسری تاریخ ماہِ حال کو بعد نواخت آٹھ گھنٹہ شب کے بہ تقریب جشن قصر گورنری میں محفل رقص و سرود آراستہ ہوئی امرائے ذیشانِ ہندوستان میں سے صرف نواب مستطاب نواب ناظمِ عاظم بنگالہ اور نواب عالی جناب مبارز الملک ضیا الدولہ، سید محمد حسین خان بہادر، تہور جنگ رونق افروز محفل ہوئے اور رؤسائے کلکتہ اور متعلقان نواب ناظم میں سے بھی اکثر سردار اور رئیس حاضر تھے اور تماشائے محفل سے بہت محظوظ ہوئے بعد ازاں سب سردار اور رئیس بہ تواضع عطر و پان رخصت ہوئے لیکن متعلقین نواب ممدوح کے ساتھ عطائے خلاع گراں بہا کے سرفراز اور ممتاز ہوئے۔

تتمہ اشتہار جوڈیشل ڈپارٹمنٹ

[ص 4 کالم 2]

ہر ایک ضلع کی کمیٹی کو یاد رکھنا چاہیے کہ مفصلہ ذیل کی سڑک ان کے احکام سے خارج اور بالکل صاحبانِ ملٹری بورڈ کے تحت حکومت ہے یعنی وہ شارع عام جو کرم ناسا کے کنارہ سے لے کر دہلی تک ہے اور اس کے شعبہ بھی جو گرشالیش گنج سے فرخ آباد کو اور غازی الدین نگر سے میرٹھ تک جاتے ہیں۔

اور وہ راستہ جو مرزاپور ساگر کی طرف کو جاتا ہے.....جو جو راستے کمیٹی مذکورہ کے انتظام سے مثل راستوں مذکورۂ بالا کے خارج معلوم ہوں گے ان کی بھی آئندہ اطلاع دی جاویں گی۔جن جن راستوں کے بابت صدر بورڈ ریونیو کے خط کے منتخب میں دفعہ بارہویں لے کر اکیسویں تک تشریح ہے اُن کے انصرام کے باب میں صاحبانِ

کمشنر اور ہر ایک ضلع کے صاحبانِ کمیٹی کو تمام و کمال سعی بجالانی مناسب ہے بلکہ ہر ایک ضلع کے صاحبانِ کمیٹی کو باہم بالاتفاق رہنا چاہیے۔

چین

کلکتہ کے اخباروں سے ظاہر ہوا ہے کہ درمیان اہالیان گورنمنٹ اور چینیوں کے صلح ہوگئی حال یہ ہے کہ 7/تاریخ ماہِ گذشتہ کو فوجِ انگریزی نے قلعہ جات پر چیمی کے حملہ کیا بہت خونریزی ہوئی فوجِ انگریزی میں سے کل 23/آدمی زخمی ہوئے چین والوں نے بہ کمال دلیری مقابلہ کیا لیکن قلعہ کو فوج انگریزی نے مسخر کیا دوسرے دن سپاہِ انگریزی نے قلعہ بوگ پر حملہ کیا چینیوں نے تنگ ہو کر سوائے صلح کے کچھ چارہ نہ جانا آخر کار تین شرطوں پر صلح ہوگئی اوّل یہ کہ جزیرہ ہانگ کانگ سپرد انگریزوں کے کیا جاویں، دوسرے یہ کہ 60/لاکھ ڈالرز یعنی سکہ چین شاہ چین انگریزوں کو دیوے اس طرح کے دس لاکھ تو اب دیوے اور باقی بہ طریق قسط 1846 تک ادا کرے، تیسرے یہ کہ آئندہ کو خط کتابت چینیوں اور انگریزوں میں درجہ برابری کا رہے انگریزوں نے جزیرہ چوزان عوض جزیرہ ہانگ کانگ کے واپس کر دیا کہتے ہیں کہ وہاں کے صاحبانِ انگریز نے درستیِ معاملہ میں بہت خطا کی ایک تو یہ کہ اُس نے بہت تھوڑا ملک اور زر لیا اور دوسرے یہ کہ جزیرہ چوزان کہ واسطے تجارت وغیرہ کے بہت مفید ہوتا عوض ہانگ کانگ کے چھوڑ دیا الغرض بقول مثل انگریزی کہ انگریز جو کچھ لڑائی میں حاصل کرتے ہیں معاملہ میں کھو دیتے ہیں۔

عدالتِ فوجداری

یہاں کے صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر جو رخصتی [پر] تھے اپنے کام پر آئے 26/تاریخ سے کام اپنا کرنے لگے۔ سنا گیا کہ حسب معمول عشرہ محرم کے اور درپیش ہونے ایام ہولی کے انہی دنوں میں احکام تھانہ داروں کے نام واسطے انتظام کے جاری ہوئے اور حکم نامجات اور خطوط اہل ہنود کے نام جو نامی ہیں اور ان کے یہاں ہنگامۂ ہولی ہوتا ہے اور اہلِ اسلام کے نام جن کے یہاں محفل عزائی ایام محرم دھوم سے ہوتی ہے بہ موجب معمول اور دستور کے جاری ہوئے۔

COPYRIGHT

مولوی محمد باقر

مولوی ممدوح جو نایب سر رشتہ دار تھے فوجداریٔ خاص دہلی میں وہ بعہدہ سپرینٹنڈنٹ محکمہ بندوبست خاص دہلی منصوب ہوئے۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا